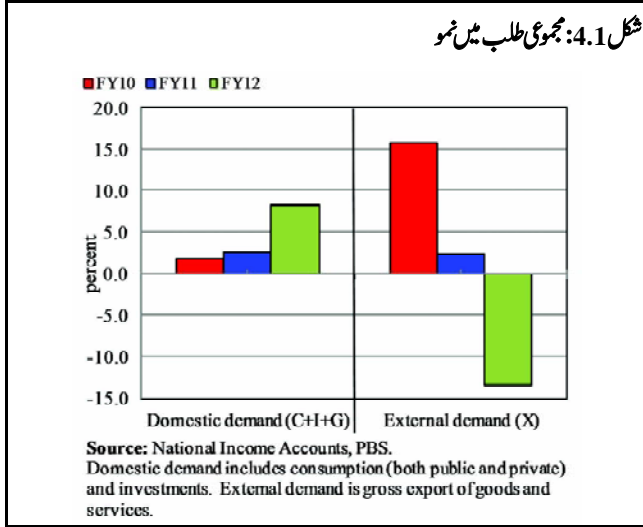


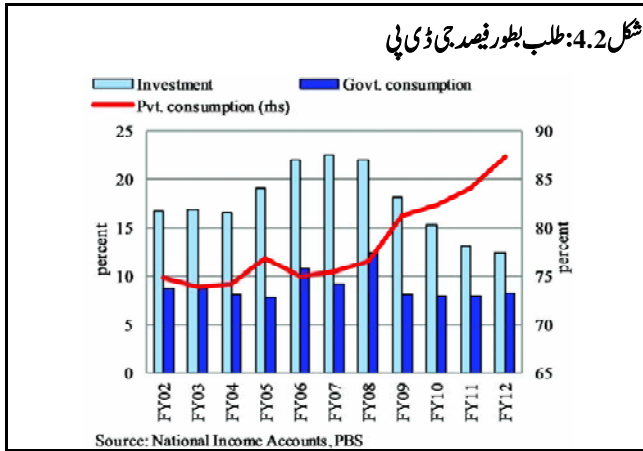
## 4 مجموعی طلب

### 4.1 عمومی جائزہ



مالی سال 12ء کے دوران مجموعی طلب میں 3.7 فیصد کا معتدل اضافہ ہوا۔ اس اضافے میں ملکی منڈی کارفرما تھی کیونکہ بیرونی طلب دوران سال خاصی کمزور ہو گئی (شکل 4.1)۔<sup>1</sup> ملکی طلب مستحکم کرنے والے عوامل میں ترسیلات زر کی بلند آمد (جو کہ عالمی بحران سے اب تک مامون رہی ہے)، جاندار غیر رسمی معیشت، اور مالیاتی اخراجات میں اضافہ شامل ہیں۔

عالمی معیشت میں مندی کو دیکھتے ہوئے پاکستانی معیشت کی نمو کے لیے ملکی طلب درحقیقت ناگزیر حیثیت رکھتی ہے۔ تاہم طلب کا موجودہ ڈھانچہ نمو کے تحریک کو برقرار رکھنے کے لیے موزوں نہیں ہے: صرف، خصوصاً نجی صرف، بدستور مستحکم ہے، جبکہ سرمایہ کاری مسلسل چوتھے برس میں زوال پذیر ہے۔ سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کی باہمی نسبت 12.5 فیصد جیسی پست سطح پر پہنچ چکی ہے (شکل 4.2)۔ اس صورتحال کا سبب یہ ہے کہ سرمایہ کار عام بدامنی اور توانائی کی دستیابی کے مسائل کے حوالے سے متذبذب ہیں (تفصیل کے لیے دیکھئے سیکشن 4.2.2)۔



ہماری رائے میں ملکی طلب کی یہ صورتحال گذشتہ چند برس سے حکومت کی طرف سے اپنائی جانے والی مالیاتی حکمت عملی کا نتیجہ ہے۔ م 09ء سے سرکاری سرمایہ کاری گری چکی ہے، جبکہ صرف کو فروغ دینے والے مالیاتی اقدامات بڑھ چکے ہیں جن میں بلا ہدف زراعت پر بھاری اخراجات، انکم سپورٹ پروگرام، سرکاری ملازمین کی تنخواہ اور پنشن میں اضافہ، اور صاف کاری اور پائپوں میں کٹوتی شامل ہیں (دیکھئے باب 6)۔ اس کے علاوہ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ کارکنوں کی ترسیلات بالآخر گھر کیلئے صرف اور تعمیرات میں استعمال ہو جاتی ہیں۔<sup>2</sup>

1 ہمارے خیال میں پاکستانی مصنوعات اور خدمات کی بیرونی طلب میں کمی کی اہم وجوہات عالمی اقتصادیات کی مسلسل کمزوری اور ملکی مسابقت کے مسائل ہیں۔ یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ قومی آمدنی کھاتوں میں دکھائی گئی برآمدات سے رسدی پھلوؤں کی بعض رکاوٹوں (بشمول توانائی کی قلت) کے اثرات کی بھی عکاسی ہوتی ہے۔

2 مثال کے طور پر نشاٹا اور بنگرامی (1991ء)۔ اس اسٹڈی نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ پاکستان میں ترسیلات کے سب سے زیادہ اثرات صرف پر، اور سب سے کم نجی سرمایہ کاری پر پڑتے ہیں۔ (مکمل اقتباس حوالہ: The Impact of Migrant Workers' Remittances on Pakistan Economy', محمد نشاٹا اور نگہت بنگرامی، پاکستان انکم اینڈ سوشل سروس، جلد 29، شمارہ ایک [موسم گرما 1991ء]، صفحہ 21 تا 41)۔ اسی طرح 1970ء تا 2004ء مدت کا 84 ملین ڈالروں کا ڈیٹا استعمال کرتے ہوئے آئی ایم ایف کے ورکنگ پیپر نمبر WP/09/153 'کیا کارکنوں کی ترسیلات سے اقتصادی نمو بڑھتی ہے؟' (2009ء) میں Adolfo Barajas, Ralph Chami, Connel Fullenkamp, Michael Grapen اور Peter Montiel نے نتیجہ نکالا ہے کہ ترسیلات کو بطور سرمایہ کاری نہیں بلکہ بطور سماجی بے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ گھرانے کے افراد ضروریات زندگی خرید سکیں۔ چنانچہ ترسیلات اگر چہ لوگوں کو غربت و افلاس سے نکالتی ہیں تاہم ان سے وصول کنندگان کاروباری شخصیت نہیں بن جاتے۔

## 4.2 صرف

م 12ء کے دوران حقیقی صرف میں 11.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ ایک سال قبل 3.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔<sup>3</sup> بیشتر صارفی اشیا کی فروخت کے اعداد و شمار اگرچہ دستیاب نہیں ہیں تاہم صارفی اخراجات میں چمک پانی جاتی ہے۔<sup>4</sup> مثال کے طور پر تعمیراتی اور مشملہ صنعتوں کی بحالی، صارفی مصنوعات کی بلند پیداوار اور درآمد (جدول 4.1)، ٹیکس کی شرح میں 100 پیس پوائنٹس کٹوتی کے باوجود بیلنگ ٹیکس کے مجموعے میں 15 فیصد اضافہ،<sup>5</sup> خوردہ سطح کی نمائشوں میں عوام کی گہری دلچسپی، نئے شاپنگ مالز اور فروخت کا بڑھتا ہوا حجم، ریسٹورنٹ، بیرون ملک سفر میں اضافہ، صف اول کے عالمی برانڈز کا ملک میں اپنے آؤٹ لیٹس کھولنا۔ مزید برآں، ”فاسٹ مووگ کنزیومر گڈز“ (fast moving consumer goods) کی شاندار کارکردگی سے بھی اس رجحان کو تقویت ملتی ہے۔<sup>6</sup>

جدول 4.1: چیدہ چیدہ پائیدار صارفی اشیا کی درآمد							
درآمدی مقدار اکائی میں، (درآمدی مقدار کی) شرح مو فیصد میں، درآمدی مالیت ملین ڈالر میں							
درآمدی مالیت	شرح نمو	درآمدی مقدار				اکائی	
		م 12ء	م 11ء	م 10ء	م 09ء		
اشیا							
گرائنڈڈ کھانسیاں	6.5	10.7	439,481	397,089	782,332	605,326	تعداد
اودن/گرار/روٹر	0.5	36.7	23,234	16,994	10,681	7,436	تعداد
کافی/ٹی/ٹیکر	0.8	6.1	56,621	53,369	31,871	42,246	تعداد
مکمل ڈزیٹ	8.3	31.0	577,598	440,873	2,872,98	92,946	درجن
پلیٹ/ڈش/چائے کے کپ	1.4	45.5	330,099	226,938	173,080	234,112	درجن
دیگر ٹیبل/کچن ویجز	2.8	37.9	191,067	138,585	69,085	44,310	تعداد
برقی استری	1.1	2.9	290,377	282,081	294,780	177,850	تعداد
لیپ ٹاپ	72.1	242.2	282,559	82,565	83,462	40,385	تعداد
ایل سی ڈی	1.3	158.1	4,934	1,912	6,294	11,480	تعداد
تیل فون	688.4	137.0	29.2	12.3	11.0	3.8	ملین تعداد
ایرفون	5.6	77.6	2.2	1.3	0.9	1.0	ملین تعداد
جوئے/سینڈل	77.6	6.8	23.0	21.6	13.2	11.8	ملین جوڑے
پرانے ملبوسات	148.0	13.9	403.1	353.8	252.9	263.4	ملین کلوگرام
دستی بیگ	5.4	21.9	1,519,344	1,245,948	590,305	550,983	تعداد
ریسٹ کنٹرول	4.5	28.2	11.3	8.8	4.8	2.0	ملین تعداد
ڈیجیٹل کیمرے اور ریکارڈر	1.0	31.5	36,903	28,072	27,385	17,296	تعداد
ایر کنڈیشنر	15.4	50.9	58,042	38,474	56,885	74,952	تعداد
ریفریجریٹر	7.3	79.6	26,172	14,571	23,832	20,390	تعداد
برقی پنکھا	8.6	17.8	715,185	607,193	526,378	283,701	تعداد
سرامک ٹائل اور شیش	16.9	96.1	10.4	5.3	13.1	17.8	ملین کلوگرام
سینٹری فلٹر	3.4	22.5	336,373	274,618	251,983	260,605	تعداد
انرجی سیور بلب	72.7	316.5	4.7	1.1	1.8	1.4	ملین گرام
ریفریجریٹر	229.5	12.0	6.0	5.4	3.7	4.0	ملین تعداد

ماخذ: پاکستانی دفتر شماریات

3 پاکستان دفتر شماریات صرف کوئی حسابات میں بطور حاصل تفریق شمار کرتا ہے:  $C=Y-I-NX$ ، جبکہ  $C=Y-I-NX$  صرف ہے،  $Y$  جی ڈی پی ہے،  $I$  سرمایہ کاری ہے، اور  $NX$  خالص برآمدات ہیں۔ اس طریقے میں جی ڈی پی یا دیگر اجزا کی پیمائش میں غلطی ہو سکتی ہے جو صرف کے تخمینوں میں جھلک سکتی ہیں۔

4 صرف ملک میں بننے والی کاروں اور سبنت کی فروخت کے اعداد و شمار دستیاب ہیں جن کے مطابق م 12ء کے دوران ان میں بالترتیب 18 فیصد اور 8.8 فیصد نمو ہوئی۔ بیرونی مصنوعات کی فروخت کی معلومات بھی موجود ہیں تاہم ٹیکس کی حالیہ قلت کے سبب جس نے لوگوں کو متبادل پیٹرنز/فرنس آئل کی طرف دیکھل دیا ہے، اس معلومات سے کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا۔

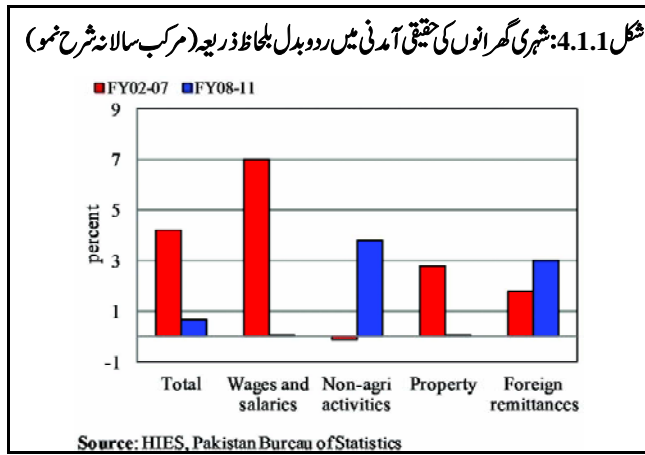
5 اس میں بیلنگ ٹیکس بھی شامل ہے جو صرف ملکی مصنوعات پر وصول کیا جاتا ہے۔

6 کراچی اسٹاک ایکسچینج کی فہرست میں شامل ”فاسٹ مووگ کنزیومر گڈز“ کے خالص منافع میں م 12ء میں 20 فیصد سے زائد اضافہ ہوا۔ یہاں یہ بات بیان کرنا ضروری ہے کہ ”فاسٹ مووگ کنزیومر گڈز“ کی نمو میں اتنا تیز رفتار اضافہ گذشتہ پانچ برس سے ہو رہا ہے، اور اس شعبے نے کراچی اسٹاک ایکسچینج 1100 اشاریہ کو بڑے فرق سے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

بلندگرانی اور کم نمو، گذشتہ دو سال کے سیلاب، اور ملک میں روزگار کی سست صورتحال والے ماحول میں صارفی اخراجات کارحان غیر فطری معلوم ہوتا ہے۔<sup>7</sup> ہماری رائے میں اس کا سبب رسمی ملکی معیشت سے باہر پیدا ہونے والی آمدنی ہے، یعنی ترسیلات اور غیر رسمی شعبہ، اور ان دونوں نے معاشی نمو کی معاونت کی ہے۔<sup>8</sup> اس کے ساتھ ساتھ گھریلو آمدنی اور اخراجات کے لیے گذشتہ برسوں کے دوران کیے جانے والے معاون مالیاتی اقدامات مؤثر ثابت ہوئے۔

ہمارا خیال ہے کہ ملک میں صارفی اخراجات کو بنیادی مہیز دراصل ترسیلات کی نمو سے ملی ہے۔ اس اضافی آمدنی نے مختلف ضروریات اور آسائشوں کی طلب بڑھادی ہے، اور نجی تعمیرات کی سرگرمی کو بھی فروغ دیا ہے۔ اس تناظر میں یہ امر ہرگز حیران کن نہیں کہ ملک کے طول و عرض میں متعدد رہائشی منصوبے صرف اور صرف سمندر پار پاکستانیوں کے لیے شروع کیے گئے ہیں۔ درحقیقت پاکستان وہ واحد ملک نہیں ہے جہاں ترسیلات کی آمد نے صرف کو نمو بخشی ہے، اس بات کا کافی تجربی ثبوت موجود ہے کہ بیشتر ترقی پذیر ملکوں میں ترسیلات کی آمدنی صرف میں اور جائیداد کی مالکاری سے متعلق سرگرمیوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔<sup>9</sup>

اسی طرح ہماری رائے ہے کہ ایک فعال متوازی معیشت بھی رفتہ رفتہ رسمی شعبے میں صرف کی طلب کے اندر سرایت کرتی جا رہی ہے۔ ”ہاؤس ہولڈنگ گریڈ اکٹائی سروسے (ایچ آئی ای ایس) 2011ء کے نتائج سے ثابت ہوتا ہے کہ م 08ء تا 11ء کے دوران آمدنی کے تمام ذرائع میں سے بلند ترین حقیقی اضافہ کاروباری سرگرمیوں (بشمول غیر رسمی شعبے میں خدمات کی صنعت) کی آمدنی سے حاصل ہوا (پاکس 4.1)۔<sup>10</sup>



پاکس 4.1: ہاؤس ہولڈنگ گریڈ اکٹائی سروسے (ایچ آئی ای ایس) 2008ء اور 2011ء کی جھلکیاں 'ایچ آئی ای ایس' کے اعداد و شمار سے شہری گھرانوں کے صرف کے حقیقی رجحانات پر روشنی پڑتی ہے، خصوصاً م 08ء تا م 11ء کے دوران مختلف آمدنی گروپوں میں صرف کے رجحانات میں عدم مساوات کا اندازہ ہوتا ہے۔<sup>11</sup>

اولاً، سروسے کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ م 02ء تا م 07ء کے عرصے کے مقابلے میں م 08ء تا م 11ء کے عرصے میں گھرانوں کی حقیقی آمدنیوں اور حقیقی صرف میں اضافہ نسبتاً کم ہوا۔

م 02ء تا م 07ء کے دوران گھریلو شعبے کی اجزائوں اور تنخواہوں کے ساتھ ساتھ مکانات کے کرایوں میں خاصا اضافہ ہوا تھا۔ اس کے برعکس م 08ء تا م 11ء کے دوران بلند ترین اضافہ کاروباری سرگرمیوں (بشمول غیر رسمی شعبے میں خدمات، اور چھوٹے پیمانے کی ایشیا سازی) سے ہونے والی آمدنیوں میں پایا گیا، جو حقیقی معنوں میں سالانہ 4 فیصد کے حساب سے بڑھیں (شکل 4.1.1)۔<sup>12</sup> بیرونی ترسیلات حالیہ برسوں میں ریکارڈ اضافے کی بنا پر دوسرے نمبر پر ہیں۔ دیگر ذرائع سے حقیقی آمدنی اس عرصے کے دوران کم دیکھی جوں کی توں رہیں۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ شہری گھرانوں کی حقیقی آمدنیوں اور صرف میں اضافہ محض بالائی طبقے اور بالائی متوسط طبقے (یعنی بلحاظ آمدنی اڈیلین 40 فیصد گھرانوں) میں ہوا ہے۔ آمدنی کے لحاظ سے دیگر گروپوں کی حقیقی آمدنیوں اور حقیقی صرف، دونوں میں کمی ہوئی ہے۔

گھرانوں کے صرف کے رجحانات اور بھی چشم کشا ہیں۔ جیسا کہ شکل 4.1.2 بتاتی ہے، شہری آبادی چار سال پہلے کے مقابلے میں خوراک اور لباس پر حقیقی معنوں میں زیادہ خرچ کر رہی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ گھرانوں کے صرف کی

7 یہ صرف میں 2003ء تا 2008ء رہنے والی زبردست نمو سے مختلف ہے، تب معیشت بلند نمو کی راہ پر گامزن تھی اور گرانی کا دباؤ بھی کم تھا۔ زبردست نمو کا وہ عرصہ بنیادی طور پر زری تحریک کا نتیجہ تھا جس سے نجی قرضوں، خصوصاً شعبہ صارفین کو قرضوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا تھا۔

8 ہماری رائے ہے کہ پاکستان میں رسمی معیشت سے زیادہ تیزی سے غیر رسمی معیشت پھل پھول رہی ہے۔ چنانچہ جی ڈی پی کی نمو ملک میں حقیقی اقتصادی نمو کو پوری طرح ظاہر نہیں کرتی۔

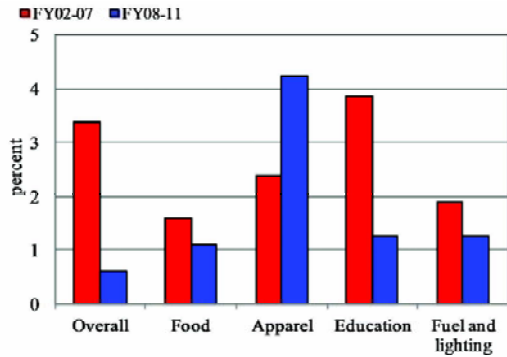
9 مثال کے لیے دیکھئے: (2003) 'Are Immigrant Remittance Flows a Source of Capital for Development' IMF Working Paper No. WP/03/189 See for example, Samir Jahjah اور Connel Fullenkamp-Ralph Chami

10 ایچ آئی ای ایس سروسے ہر چار سال بعد کیا جاتا ہے، چنانچہ 2007ء اور 2011ء کے سروسے نتائج کا تقابل کیا گیا ہے۔

11 حقیقی صرف معلوم کرنے کے لیے صارف اشاریہ قیمت میں تبدیلی کی بنیاد پر قیمتوں میں تغیر کو ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔ صارف اشاریہ قیمت (قیمت کے دیگر اشاریوں کی طرح) شہروں میں قیمتوں کا ایک سروسے ہوتا ہے اور، چونکہ دیہی علاقوں میں تبادلے کی تجارت اور کارکنکاری پر انحصار کی بنا پر حقیقی آمدنی اور صرف کے تخمینے کا کوئی موزوں نرخ جاتی نشانیہ (price benchmark) بھی نہیں ہے جس سے دیہی یا مجموعی معیشت کا تخمینہ لگایا جاسکے۔

12 سروسے میں اسے ”دیگر غیر زری سرگرمیاں“ کہا گیا ہے۔

شکل 4.1.2: شہری گھرانوں کے حقیقی صرف میں روپوں بلحاظ منتخب ایشیا (مربک سالانہ شرح نمو)

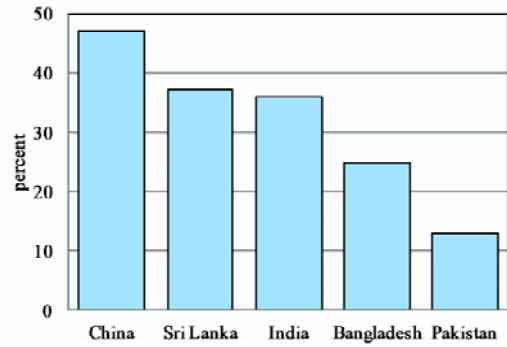


Source: HIES, Pakistan Bureau of Statistics

باسکٹ میں خوراک کا حصہ صرف یہ کہ سب سے بڑا ہے بلکہ یہ بڑھا ہے، یعنی اس میں 08ء میں 44.2 فیصد سے اس میں 11ء میں 48.9 فیصد ہو چکا ہے۔ منقولی شواہد بھی بتاتے ہیں کہ پرائس شدہ خوراک، ذہری مصنوعات اور شروبات کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔ دراصل سرمایہ کار اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی تیاری کر رہے ہیں۔<sup>13</sup>

عام طور پر اس میں 02ء تا 07ء عرصے کو صرف میں اضافے اور بچھلنے چھولنے کا عرصہ قرار دیا جاتا ہے تاہم حقیقتاً اس عرصے کے مقابلے میں 08ء تا 11ء کے دوران بلوسات پر خرچ میں حقیقی معنوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے 2010-11ء میں نیکناسل اور نیکناسل سے منسلک ملکی صنعتوں میں برائنگ اور ڈیزائننگ کے حوالے سے آنے والی تبدیلی پر بحث کی گئی ہے، اس تبدیلی میں ابلانفی مہموں اور صارفین کی بدلتی ہوئی ترجیحات کا بھی ڈل ہے۔ تقریباً تمام ہی آمدنی والے گروپوں نے بلوسات پر اپنے اخراجات بڑھالیے ہیں تاہم بالائی طبقہ اور بالائی متوسط طبقہ یہاں بھی اضافے میں آگے ہے۔

شکل 4.3: علاقائی ملکوں میں سرمایہ کاری بہ نسبت جی ڈی پی (2011ء)



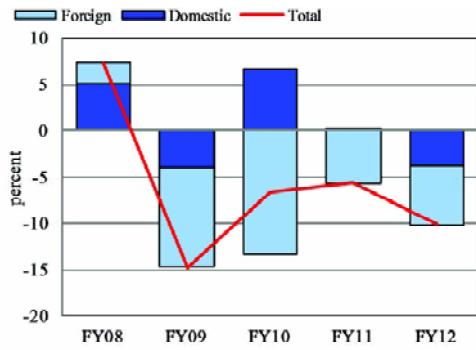
Source: World Bank databank

ان عوامل کے علاوہ مالیاتی خرچ سے بھی صارفین کے احساسات کو حوصلہ ملا: (i) توانائی اور خوراک کے رعایتی نرخوں نے ان ایشیا کے گھریلو اخراجات کو محدود رکھا جس سے دیگر خرچوں کے لیے گنجائش پیدا ہوئی، (ii) برقی آلات پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں کٹوتی، اور گاڑیوں پر اسپیشل ایکسائز ڈیوٹی کے خاتمے سے ان کی فروخت بڑھ گئی ہے، اور (iii) پنشن، انکم سپورٹ پروگرام (مثلاً بینظیر انکم سپورٹ پروگرام) پر اضافی حکومتی اخراجات اور دیگر مالی منتقلیوں سے گھریلو آمدنی اور صرف بڑھا ہے۔

### 4.3 سرمایہ کاری

سرمایہ کاری میں 2008ء کے بحران کے بعد مسلسل چوتھے برس بھی تخفیف جاری رہی۔ اس میں سرمایہ کاری بہ نسبت جی ڈی پی 12.5 فیصد تک پہنچ گیا جو بڑے ایشیائی ملکوں میں پست ترین ہے (شکل 4.3)۔ فی الوقت ملکی سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ غیر ملکی سرمایہ کاری بھی ناسازگار ماحول کی بنا پر کمزور ہے جس میں استعداد کا پوری طرح استعمال نہ ہونا، سلامتی کے مسائل، توانائی کی قلت، پست سطح کی سرکاری سرمایہ کاری، منتشر تجارتی پالیسیاں، اور انتظامی مسائل شامل ہیں (شکل 4.4)۔

شکل 4.4: سرمایہ کاری میں نموکے اجزائے ترکیبی



Source: Pakistan Bureau of Statistics, SBP

مسلسل چوتھے سال یعنی اس میں 12ء میں بھی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں تخفیف ہوئی۔ واضح رہے کہ ایسا صرف پاکستان کے ساتھ نہیں ہوا بلکہ بھرتی اور تبدیل ہوتی ہوئی معیشت کے حامل متعدد ممالک میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری نے اتنی تیزی سے واپسی کا سفر اپنایا کہ اس کا اوسط قبل از بحران کی سطح سے بھی کم رہ گیا،<sup>14</sup> تاہم پاکستان میں یہ اب بھی کمزور رہی ہے (دیکھئے باب 8)۔

13 اس میں 12ء کے دوران جانوروں کی فارمنگ اور خوراک، اناج کی پہائی والی مصنوعات، خوراک اور سبز یوں کی پراسیسنگ، شروبات کی تیاری، اور ذہری مصنوعات وغیرہ کے معیہ سرمایہ کاری قرضوں میں ہونے والے اضافے سے اس موقف کی تائید ہوتی ہے۔

14 2005 تا 2007ء کی تین سالہ اوسط سطح۔ ماخذ: یو این سی ڈی ورلڈ انوسٹمنٹ رپورٹ 2012ء۔

### استعداد کا کم استعمال

میں 12ء کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے بیشتر کارخانوں نے 50 فیصد سے بھی کم استعداد استعمال کی (جدول 4.2)۔ اس کی اہم وجوہات توانائی کی قلت اور امن و امان کی صورتحال رہی ہے خصوصاً کھاد، فولاد اور شیشہ سازی کے کارخانوں میں۔ تاہم دیگر وجوہات بھی کارفرما ہیں۔

جدول 4.2: چیدہ چیدہ صنعتوں میں استعداد کا استعمال									
فیصد									
صنعت	وزن	میں 10ء	میں 11ء	میں 12ء	صنعت	وزن	میں 10ء	میں 11ء	میں 12ء
شکر	5.0	46.1	36.3	40.4	کھاد	6.3	99.7	93.6	72.5
سگریٹ	3.0	67.9	68.0	64.4	بائیکل	0.1	63.9	48.5	37.4
خوردنی تیل اور گھی	4.8	31.1	31.7	32.6	ڈیزل انجن	0.1	85.0	37.3	11.9
گندم کی پائی	1.4	16.6	18.1	18.9	کاسٹک سوڈا	0.6	41.9	39.5	40.8
پیٹرولیم مصنوعات	7.7	74.6	73.9	69.6	سوڈا الیش	0.2	80.6	74.4	72.3
کوک	0.1	35.3	31.1	19.9	ریفریجریٹر	0.3	35.6	33.2	35.4
کار اور چپ	4.0	44.7	49.0	56.3	ڈیپ فریزر	0.2	24.4	10.9	7.0
بلی کرشل گاڑی	0.5	38.9	47.9	52.3	ایئر کنڈیشنر	0.1	34.6	25.5	24.0
ٹرک اور بس	0.2	16.2	13.2	12.7	ٹی وی	0.2	13.7	17.6	10.8
ٹریکٹر	0.7	95.6	94.5	64.2	کانڈر اور مصنوعات	3.3	47.5	48.6	57.6
دو تین پہیے والی گاڑی	0.9	76.8	55.8	56.1	چپ بورڈ	0.8	5.1	4.3	5.2
گپ آئرن	2.3	39.3	35.2	20.3	شیشے کی چادر	0.1	23.3	18.8	19.9
سلائس ڈالے	2.2	39.1	38.2	37.9	سینٹ	7.5	69.6	69.6	66.6
ری رولر مصنوعات	3.2	55.6	47.0	36.3					

ماخذات: اکنامک سروے، پنجاب دفتر شاریات، پی ایس ایم اے، پی وی ایم اے، پی ای ایم اے، اوی اے سی، این ڈی ایف سی، اور اے پی سی ایم اے۔

ہماری رائے میں اقتصادی ماحول سرمایہ کاروں کے لیے دشوار ہو چکا ہے۔ یاد کیا جائے تو پاکستان میں سرمایہ کاری کا عروج میں 07ء میں آیا جب اقتصادی ماحول سہل تھا، شرح سود کم تھی، توانائی کی طلب اور رسد کا فرق معمولی ہونے کے باعث نرخ مستحکم تھے، اور عالمی معیشت پھل پھول رہی تھی۔ تاہم محض ایک سال بعد صورتحال نمایاں طور پر بدل گئی۔ عالمی معیشت میں کساد بازاری آگئی اور پاکستان کو (جسے بڑے پیمانے کے اقتصادی عدم توازن کا سامنا تھا) طلب کم کرنے والی پالیسیاں اپنانی پڑیں جن کا تقاضا تھا کہ شرح سود بڑھائی جائے اور توانائی پر سے زراعت ختم کی جائے۔ بنیادی اہمیت کی ایشیا سازی کے چند شعبوں کے ساتھ ہماری گفتگو سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ نئے قائم ہونے والے کئی کاروبار دو سال کے اندر ناقابل عمل ہو کر رہ گئے، اکثر کاروباری منصوبے عالمی کساد بازاری، اور ملک میں ایندھن اور مالی لاگتیں خاصی بڑھ جانے کے باعث ہدف پورا نہ کر سکے۔ سینٹ ساز اداروں نے خلیجی ملکوں میں رہنمائی اسٹیٹ کی ترقی کا تسلسل جاری رہنے کی توقع پر اپنی استعداد بڑھائی تھی، تاہم نتائج توقع کے برعکس رہے۔

### کاروبار میں بے یقینی

سرمایہ کار دشوار اقتصادی ماحول کے ساتھ ساتھ مختلف شعبوں (مثلاً کھاد اور سی این جی) سے مخصوص پالیسیوں سے بھی آگاہ ہیں اور پاکستان کی تجارتی پالیسیوں کی سمت پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ جہاں تک پاکستان کی تجارتی پالیسیوں کا معاملہ ہے تو بہت سے سرمایہ کار بھارت کے ساتھ تجارتی آزاد کاری کی حالیہ پیش رفت پر شکوک و شبہات رکھتے ہیں لہذا وہ کوئی ٹھوس موقف اپنانے میں متذبذب ہیں۔ نیز، بعض کاروباری گروپوں کو خوف ہے کہ منڈی میں بھارتی مصنوعات ان کی مصنوعات کی جگہ لے لیں گی، خصوصاً وہ گروپ جو منڈی پر اپنی اجارہ داری کا لطف اٹھا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس بات کا امکان ہے کہ پاکستان کو یورپی یونین سے ”جزلانڈ سٹیم آف پرفارمنس پلس“ (GSP+) کا درجہ مل جائے۔<sup>15</sup> ایسا ہو گیا تو پاکستانی فرمیں بغیر کسی ڈیوٹی کے یورپی یونین کو برآمدات بھیج سکیں گی۔

15 بی ایس پی ترقی یافتہ ملکوں کی جانب سے دی جانے والی سہولت ہے جس کے تحت ترقی پذیر ملکوں کو کم ڈیوٹیوں پر درآمدات یورپی یونین بھجوانے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کم ترقی یافتہ ملکوں کے لیے ایک اور سہولت ای بی اے ہے یعنی ایوری تھنگ بٹ آرمز (اسکے کے سواہر چیز)۔ اس کے تحت یہ ممالک اپنی مصنوعات ڈیوٹی کے بغیر اور کوٹا کے بغیر یورپی یونین کو بھجوا سکتے ہیں۔ اس سہولت کا مقصد ان ملکوں کو برآمدات بڑھانے اور نمو کے فروغ میں مدد دینا ہے۔ پاکستان چونکہ ترقی پذیر ملک ہے اس لیے ای بی اے کا فائدہ نہیں اٹھا سکتا، چنانچہ یورپی منڈی میں بگدریش اور کوٹا یا جیسے کم ترقی یافتہ ملکوں کو دیگر ملکوں پر ساقی برتری ملتی ہے۔ بہر حال یورپی یونین کم جنوری 2014ء سے ایک نظر ثانی شدہ اسکیم (بی ایس پی پلس) متعارف کر رہی ہے جس کے تحت چند ترقی پذیر ممالک یورپی یونین کو ڈیوٹی کے بغیر اور کوٹا کے بغیر برآمدات بھیج سکیں گے، اہلیت کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ یہ ممالک زبرد پزیری کے معیار (vulnerability criterion) کو پورا کرتے ہیں یا نہیں۔ پاکستان کے منتخب ہونے کے قوی امکانات ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے: ”GSP and EPAs key issues“ منجانب Ramdoo/Isabelle، یورپین سینٹر فار ڈیولپمنٹ پالیسی مینجمنٹ۔ نیز یورپی کمیشن کی ویب سائٹ ملاحظہ کیجئے۔

### سرکاری سرمایہ کاری کی پست سطح

سرکاری شعبے کی پست سرمایہ کاری سے بھی ملک میں سرمایہ کاری کی کم سطح کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بحث کی جا چکی ہے، حکومت سرمایہ کاری سے زیادہ جاری اخراجات پر خرچ کر رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نجی سرمایہ کاری کے لیے گنجائش پیدا کرنے کے بجائے اس گنجائش کو ختم کر رہی ہے۔ جس کی مثال یہ ہے کہ وہ اپنا مالیاتی خسارہ پورا کرنے کے لیے کمرشل بینکوں سے بھاری قرض گیری کر رہی ہے (تفصیلات کے لیے دیکھئے باب 5)۔

### انتظامی اظہارے

اگر پاکستان براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کو اپنی جانب راغب نہیں کر سکا ہے تو اس کی وجوہات دیگر عوامل کے ساتھ ساتھ ملک کے انتظامی امور میں بھی تلاش کی جاسکتی ہیں۔ عالمی بینک کے انتظامی اظہارے (Governance Indicators) یہ ثابت کرتے ہیں کہ پاکستان اپنے ہم سر علاقائی ملکوں بھارت، سری لنکا اور انڈونیشیا کے مقابلے میں عمدہ کارکردگی نہیں دکھا سکا ہے۔ مثال کے طور پر سیاسی استحکام، تشدد کی عدم موجودگی، اظہارے کے لحاظ سے پاکستان کی کارکردگی اچھی نہیں ہے۔ پاکستان اگر براہ راست بیرونی سرمایہ کاری بڑھانے کا ہم سر ملکوں کی نسبت فائدہ نہیں اٹھا سکا ہے تو ہماری رائے میں اس کی بہت سی وجوہات ہیں سے ایک وجہ عالمی سطح پر پاکستان کا خراب تاثر بھی ہے۔

### بلحاظ شعبہ سرمایہ کاری

سرمایہ کاری میں کی وسیع البنیاد رہی ہے اور تقریباً تمام شعبوں میں اس کا اظہار ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر 12ء میں زرعی شعبے میں سرمایہ کاری 7.6 فیصد کم ہوئی جبکہ 11ء میں معمولی سا اضافہ ہوا تھا۔ حالانکہ کارپوریٹ فارمنگ، ڈیری مصنوعات، ذخیرہ کاری، فوڈ پراسیسنگ، سپلائی چین وغیرہ جیسے شعبوں میں نمو کے امکانات موجود تھے۔

بیرونی سرمایہ کاروں اور ملکی کاروباری اداروں نے ہمارے زرعی شعبے میں سرمایہ لگانے اور پوشیدہ امکانات تلاش کرنے میں گہری دلچسپی ظاہر کی ہے۔ اس بات کو اس حقیقت سے بھی تقویت ملتی ہے کہ زراعت پر مبنی متعدد صنعتوں کے لیے معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں اضافہ دیکھا گیا ہے اور ان سرگرمیوں کے لیے جو قرضے 11ء میں 3.1 ارب روپے تھے وہ 12ء میں 10.5 ارب روپے تک جا پہنچے۔ حکومت دیہی علاقوں میں لازمی بنیادی ڈھانچے کے لیے سازگار پالیسیاں بنانے تو نجی سرمایہ کاروں کو اس طرف آنے کی ترغیب ملے گی۔

جدول 4.3: پاکستان میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی آمد بلحاظ شعبہ					
ملین ڈالر					
م 12ء	م 11ء	م 10ء	م 09ء	م 08ء	
40.7	68.1	108.2	195.3	66.5	خوراک
30.3	25.0	27.8	36.6	30.1	یکٹائٹل
112.8	30.7	121.0	99.2	105.4	کیمیکل
14.7	-18.4	104.5	132.1	74.5	پتھر و لیم کی صفائی
612.8	512.2	740.6	775.1	634.8	تیل اور گیس کی تلاش
-11.0	65.2	-1.2	32.6	102.5	سینٹ
3.1	6.2	15.9	18.2	24.2	مشینری
22.8	15.9	23.5	22.6	27.6	برقی مصنوعات
31.6	113.4	33.2	175.6	184.5	گاڑیاں
-84.9	155.8	-120.6	119.8	70.3	بجلی
71.8	60.8	101.6	92.5	88.5	تعمیرات
25.3	53.0	117.0	165.7	175.5	تجارت
-315.3	-34.1	291.4	879.1	1625.3	مواصلات
56.4	246.9	163.0	707.4	1607.6	مالیات
201.5	272.9	424.9	269.9	335.5	متفرق
812.6	1573.6	2150.8	3721.8	5152.8	مجموعہ

ماخذ: بینک دولت پاکستان

م 12ء کے دوران صنعتی گروپوں میں سے صرف تعمیراتی شعبے میں سرمایہ کاری مثبت یعنی 12.3 فیصد نمورہی جس میں بنیادی کردار سرکاری شعبے میں ترقیاتی کاموں اور کارکنوں کی ترسیلات نے ادا کیا۔ دیگر شعبوں مثلاً بڑے پیمانے کی اشیا سازی، کان کنی اور کوہ کنی، اور بجلی و گیس کی تقسیم جیسے شعبوں میں سرمایہ کاری میں م 12ء کے دوران کمی آئی۔ صنعتی شعبے میں حقیقی سرمایہ کاری دراصل گذشتہ پانچ سال سے گرتی چلی آئی ہے، اور نتیجتاً سرمایہ کاری بہ نسبت جی ڈی پی گری ہے جو م 07ء میں 19.9 فیصد تھی اور م 12ء میں 9.3 فیصد رہ گئی۔

سب سے تشویشناک بات یہ ہے کہ ذیلی شعبوں بجلی اور مواصلات سے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا خالص انخلا عمل میں آیا ہے (جدول 4.3)۔ خصوصاً ٹیلی مواصلات براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کی اہلیت رکھنے والا شعبہ رہا ہے، تاہم منڈی کی سیرشدگی اور تھری جی لائنوں کی نیلامی میں تاخیر کے سبب اب یہاں سے بھی منافع کی واپسی اور بیرونی قرضوں کی ادائیگی کی وجہ سے خالص انخلا دیکھا جا رہا ہے۔